INTELLIGENCE

٭ تعریف: جاسوسی ایک ایسے نظام کا نام ہے جس کے ذریعے دشمن کے راز حاصل اور اپنے رازوں کو دشمن سے بچایا جا سکے۔

اہمیت وضرورت: مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کا جو حکم دیا گیا، وہ جہاد کے تمام افواء اور جنگی ضرورت کی تمام اقسام کا احاطہ کرتا ہے۔ جنگی تیاریوں میں جہاں مال واسباب اور آلات جنگ وغیرہ اہمیت کے حامل ہیں وہاں دشمن کی جاسوسی اور مؤثر ومضبوط ترین جاسوسی نظام ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، جنگی تاریخ کی ابتداء سے لیکر آج کی جدید ترین جنگوں تک جاسوسی اور مضبوط نظامِ جاسوسی کو ضرورت و اہمیت یکساں طور پر رہی اور یہ حقیقت ہے کہ جس ملک یا قوم کے پاس جاسوسی کا نظام نہیں وہ اندھی اور بہری ہے اِسلئے کہ جاسوسی ہی کسی ملک یا قوم کی آنکھیں اور کان ہوتے ہیں چنانچہ جہاں مسلمانوں کو مضبوط دفاع کا حکم دیا گیا اور جہاد کی مکمل تیاری کا حکم دیا گیا ہے اس میں مضبوط جاسوسی نظام کا قیام بھی شامِل ہے۔

دورِ نبوی کا جاسوسی نظام

سالارِ اعظم محمد عربی ﷺ نے جاسوسی نظام کو بڑی اہمیت دی، آپ ﷺ کا جاسوسی نظام بڑا مضبوط اور فعال تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگا یا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ نے جاسوسی کیلیئے اہل ترین افراد کا انتخاب کیا اور جاسوسی کیلیئے مضبوط ترین اُصول وضع کئے تھے، آپ کے جاسوسی جزیرہ ہائے عرب کے اندر بھی تھے اور وباہر بھی فارس تک آپ کے جاسوس کام کررہے تھے آپ کی جاسوسی کی مضبوطی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ: آپ ﷺ جاسوسی کے زریعے دشمن کے بارے میں معلومات بغیر کسی غزوہ یا سرایا کیلیئے کوچ کا حکم نہیں دیا۔

دشمن کے حملے کے بارے ہیں آپ ﷺ کو اتنی دیر پہلے اطلاع مِل جایا کرتی تھی کہ آپ ﷺ اطمینان سے جنگی تیاری اور مناسب تدابیر اختیار کرلیا کرتے تھے۔

عہدِ نبوری میں دشمن مسلمانوں کے منصوبوں اوران کے رازوں سے پیشگی باخبر نہیں ہو سکتے تھے۔

سیرت کا تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا کہ آپ ﷺ کا کوئی جاسوس یا کسی جاسوس کے بارے میں راز فاش ہو۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب اُسامہ ابنِ زید کو تیاری کا حکم دیا تو ساتھ ساتھ اُنہیں راستے کی پوری معلومات بھی دِیں حتٰی کہ راستے میں آنے والے علاقوں کے لوگوں کے بارے میں اور انکی چال ڈھال اور حلیہ تک بتایا۔

مسلمان جاسوسوں کے بہترین کارنامے

غزوہ بنی سلیم، غزوہ زی امر، غزوہ زت الرقاع، غزوہ دمتہ الجندل، غزوہ بنی معطلق، غزوہ بنی لحیان وغیرہ وغیرہ بہترین جاسوسی نظام کی شاندار مثالیں ہیں۔ ان تمام مہمات میں آپ ﷺ کو پیشگی اطلاع مِل جاتی تھی کہ یہ قبائل مدینے پر حملے کی تیاری کررہے ہیں تو آپ ﷺ اپنے مجاہدین کو کوُچ کا حکم فرماتے اور اُن کے حملے پہلے اُنکی سرکوبی کردیتے۔ دشمن مسلمانوں کے اس اچانک حملے سے بوکھلا جاتے اور گھر بر وغیرہ چھوڑ کر راہِ فِرار اختیار کرتے، آپ کی جاسوسی سرگرمیوں میں سے ایک یے تھی کہ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ آپ ﷺ کو ایک خط میں کفار کے مدینے پر حملے کے بارے میں اطلاع دی۔ حضرت عباسؓ اس وقت مکّہ میں تھے۔ یہ خط ایک تیز رفتار گھڑ سوار لیکر تین دن

میں مکّہ سے مدینہ پہنچا۔اس خط میں نہ صرف اطلاع تھا بلکہ کفار کی تعداد تاریخ اور وقت روانگی اور ان کا پورا پروگرام درج تھا۔اس طرح غزوہ خندق بنوخزیمہ میں موجود اپنے جاسوس کے ذریعہ آپﷺ کو کفّار کے مدینہ پر حملے کی اطلاع ملی تھی۔یہی وجہ تھا کہ جب کفّارِمکّہ مدینے ہرحملہ آور ہوئے تومدینے سے طویل خندق دیکھ کر ششدررہ گئے۔اس میں آپﷺ کی جاسوسوں کی کارکردگی اوراپنے رازوں کی حفاظت کا بہترین کارنامہ ہے۔مسلمان جاسوس اتنے ذہین اور باصلاحیت تھے کہ انتہائی نازک حالات میں انتہائی حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس جاتے اورانتہائی قیمتی راز حاصل کر کے بخریت واپس پہنچ جاتے۔یہاں بطورِمثال حضرت حذیفہ ابن الیمان کے ذکر پراکتفا کرتے ہیں۔جنہیں حضورﷺ نے انتہائی سخت سردی میں مشکل ترین اور نازک حالات میں کفار کے حالات معلوم کرنے کیلئے بھیجااورانہیں دشمن کی صفوں کے اندرگھس کراُنکے اندرونی حالات معلوم کرنے کاحکم فرمایا۔حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ میں دشمن کی صفوں کی جب روانہ ہوااورقریش کے لشکر میں داخل ہوگیااوراللہ کا افواج ان (قریش) کے خلاف اپنا کام کررہی تھیں،کوئی بھی ہنڈی باخریت نہ تھی نہ آگ اورنہ ہی کوئی عمارت بلکہ تمام خیمے ہواؤں کی زد میں تھے۔ابوسفیان نے کھڑے ہوکرکہا کہ قریش کے لوگوتم میں سے ہرایک شخص دیکھ لے کہ اس کے پہلو میں کون ہے،حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کا ہاتھ پکڑلیا جومیرے پہلو میں تھااور پوچھا کہ تم ہون ہو،تو اُس شخص نے جواب دیا کہ میں عمرابنِ العاص ہوں،میں نے اُس شخص کے ہاتھ پر ہاتھ مارا جودائیں جانب بیٹھا تھا پھراس کا پاتھ پکڑکر پوچھاتم کون ہوتو اس نے جواب دیا کہ میں معاویہ ابِ سفیان ہوں۔اِس واقعہ سے آپﷺ کے جاسوسوں کی صلاحیتیں کھل کرسامنے آتی ہیں کہ کس قدرحاضر دماغ اور بے جھجک تھے،غیرمتوقع اورنازک موقع پرکس قدر تیزی سے کام کیااوردشمن کی صفوں میں بیٹھے ہوئے حالات کوکس قدرخوبصورتی سے اپنے حق میں کرلیااگرآپؓ تھوڑی سی بھی تاخیر کرلیتے تو دونوں میں سے کوئی ایک یہ سوال آپؓ سے کرسکتا تھااوریوں آپ کی پوزیشن مسکوک ہونے سے راز فاش ہوسکتا تھااورمسلمانوں نے جس مقصد کیلئے آپؓ کوبھیجا تھاوہ مقصدفوت ہوجاتا۔خودحضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایسااس خوف سے کیا کہ کوئی مجھے پہچان نہ لے،اِسلئے میں نے سوال کرنے میں پہل کی۔

سیکیورٹی

حضورﷺ نے دِین کی اشاعت خاموشی اورراز داری سے شروع کی،اس وقت چند مٹھی بھرصحابہؓ ابنِ ارکمؓ جنکی عمر 16 برس تھی۔ابوبکرؓ کے محلے میں رہتے تھے تاکہ کسی کو شک نہ گزرے کیونکہ 16 سال کے بچے کے گھر وہ بھی ایسے خطرناک اوراسلام دُشمن کے علاقے میں رازداری سے ملنا بعیداز قیاس ہے۔اس کی مثال اوربھی ہے۔جس وقت حضورﷺ نے مکّہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو یمن والا راستہ اختیارکیا،عام لوگوں والا راستہ اختیارنہیں کیا تاکہ کسی کوشک نہ گزرے،جب غار میں چھپے،اُدھربھی اُنہوں نے رازداری سے کام لیا۔سیکیورٹی اِسلام ہی کاحصّہ ہےاورآپ نے غار میں پناہ لی۔ایک تیسری مثال:جنگ خندق میں جاسوس اورراز داری کا بہت اعلیٰ انتظام تھا۔اس میں کافروں کواسلئے شکست ہوئی کہ وہ مسلمانوں کی جاسوسی کے جال میں پھنس گئے۔اِس میں ایک صحابیؓ کا بہت کارنامہ ہے،وہ جب مسلمان ہوئے توانہوں نے حضورﷺ سے اجازت لی کہ میں اسلام میں ایک خدمت انجام دینا چاہتا ہوں،حضورﷺ نے اُنہیں اجازت

دے دی۔ یہ صحابیؓ ابنِ حارثؓ تھے۔ انہوں نے اپنا اسلام ظاہر نہ کیا اور کافروں کے پاس گئے اور کہا کہ قریش لڑنے کیلئے آتے ہیں، یہ تو حضورﷺ سے لڑ کر چلے جائیں گے اور پھر آپکو بے یارو مددگار چھوڑ جائیں گے، پھر آپ ذلیل ہو جائینگے تو آپ ایسا کریں کہ انکے سرداروں کو رہن مانگ لیں تا کہ وہ ضمانت کے طور پر آپکے پاس رہے اُن کو یہ نصیحت کر کے پھر قریش کے پاس چلے گئے کہ اندر کے لوگوں نے حضورﷺ سے معاہدہ کر رکھا ہے کہ ہم قریش کے سردار رہن کے طور پر مانگ کر آپکے حوالہ کر دیں گے، آپ اُنکو قتل کر دیں گے، قریش بڑے غضب ناک ہو گئے، جب اندر کے منافق یہودیوں نے ان سے سردار مانگے تو اُنہوں نے انکار کر دیا، اس سے اندر کے یہودیوں اور مشرکین کے مابین ان بن ہو گئی اور ناکام لوٹ گئے، اسلام کے اس ابتدائی دور میں یہ جاسوس کی مثال اسلام کے جاسوسی نظام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پھر خلفائے راشدین کے دور میں بھی یہ نظام بڑا مضبوط تھا، حضرت عمر فاروقؓ نے سعد ابنِ ابی وقاص کو خط لکھا کہ کافروں میں اپنے جاسوس بھیج دینا، دھوکے باز آدمی پر یقین نہ کرنا، سچے آدمی کا پہچان کرنا، دُشمن کے بارے میں پوری معلومات کرنا، پھر جا کر اُن پر حملہ کرنا، اس خط میں سیکیورٹی کی نصیحتیں کی جارہی ہیں۔ یہ دِین کا حصّہ ہے، اگر آپ راز داری سے تمام کام نہ کر ینگے تو آدمی گناہ گار رہتا ہے۔ حضورﷺ نے جو جنگیں لڑی ہیں، وہ جاسوسی کا منہ بولتا ثبوت ہیں، اب اس دور کے اندر بھی پوری طرح سیکیورٹی سے کام لیا جانا چاہئے۔ جیسے اقوامِ متحدہ میں سلامتی کونسل ہے اسمیں امریکہ، برطانیہ، جاپان، چین، فرانس اور روس ہیں، اِنہوں نے اپنا جاسوسی کا نظام پھیلایا ہے، انہوں نے ایسے آلات ایجاد کئے ہیں کہ پوری دُنیا کی معلومات اور پل پل کی خبریں انکو معلوم ہو رہی ہیں، حکومت کی سب سے بڑی طاقت انٹیلی جنس ہوتی ہے۔ بڑی قوتوں کا یہ نظام بہت مضبوط ہے، جہاں پر بادشاہ ہو وہاں پر انٹیلی جنس بہت مضبوط اور تیز ہوتی ہے۔ یہ صرف دُشمن کی معلومات نہیں بلکہ ہر جگہ سے، ہر موقع پر، جمہوری لوگوں سے، برے لوگوں سے، یہ ہر رابطہ سے معلومات کرتے ہیں۔ دُشمن دیکر، مار پیٹ کر، کیمرے لگا کر، عورتوں کے جال میں پھنسا کر یعنی ہر اچھے اور برے طریقے سے دُشمن کی معلومات کرتے ہیں۔ اسمیں حلال اور حرام نہیں دیکھتے۔ علماء سے ان کے جنزل کر کے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ جاسوسی کے لوگ ہر شہر ہر قریہ ہر چلاقے میں موجود ہوتے ہیں۔ جاسوسی اتنی تیز ہو چکی ہے کہ یہ لوگ حکومت پر بھی نظام رکھتے ہیں، حکومتیں بھی ان سے ڈرتی ہیں وزیروں کو بنانا ہٹانا انکے ہاتھ میں ہوتا ہے، یہ سب خطرناک ہیں کسی بھی حکومت میں جاسوس کے دو کام ہوتے ہیں، ایک یہ کہ موجودہ حکومت کے اسرار اور ان کو پوشدہ رکھنا اور ان کی راز کی حفاظت کرنا، خاص شخصیات کی حفاظت کرنا۔ دوسرا کام یہ ہے کہ دُشمن کی معلومات حاصل کرنا انکی قوت کے بارے میں معلومات کرنا، حساس مقامات کا پتہ چلانا اور اہم شخصیات کا پتہ چلانا۔

سیکیورٹی کی اقسام

پرسنل سیکیورٹی: کوڈ نام رکھیئے! آپکے کام کی جگہ پر کوئی مشکوک چیز یا مواد نہ ہو، تصویر نہ کھینچوایئے! Original Documets اپنے پاس نہ رکھیئے!

اخلاقیات

اسلام میں جاسوسی کا طریقہ: اگر سیکیورٹی کرنی ہے تو یہ ضروری ہے، کہ آپ کے پاس خفیہ ایجنسی ہو اپنے معاملات کو چھپانے والے اگر نہ ہو

نگے تو معلومات باہر چلی جائیں گی اور بہت بڑا نقصان ہوگا، اسلام کے اندر طریق کار یہ ہے کہ جب مسلمان کام کرتے ہیں تو مسلمانوں اور اسلام کیلئے کرتے ہیں، ظالم لوگوں کا یہ کام ہوتا ہے کہ حکام کو محکومین سے بچانا یعنی اپنے حکام کو حفاظت اور محکومین کے خلاف بلکہ مسلمانوں کا کام صرف اور صرف اسلام اور مسلمانوں کا حفاظت کرنا ہوتا ہے تک اللہ راضی ہو جائے ، پاکستان کی انٹیلی جنس کے اندر افغانستان جنگ کے دوران تین کارکن تھے،

جاسوس کے اوصاف

ذہین ہو،قوتِ حافظہ کا مالک ہوتا کہ کسی چیز کو دیکھتے ہی ذہن نشین کرلے اور اسکا تمام زاویوں سے بغور جائزہ لے مثلاً: اپنے ٹارگٹ کو گاڑی کے اندر بیٹھے ہوئے تیز رفتاری سے گزرتے ہوئے دیکھ کر گاڑی کے ماڈل،قسم، رنگ، نمبر پلیٹ، باڈی گاڈز کی تعداد اور ٹارگٹ کی گاڑی کے اندر جگہ کو ذہن نشین کرنا، چونکہ اسکے ٹارگٹ کا عمل چند لمحوں کے بعد اسکی نظروں سے غائب ہوجائیگا چنانچہ گنتی کی ان گھڑیوں کے دوران ساری چیزوں ، باتوں ،معلومات کو ذہانت اور قوتِ حافظہ ہی سے معلوم اور محفوظ کیا جا سکتا ہے۔اسی طریقہ سے کسی ایسے شخص کو جس کی معلومات حاصل کرنا مقصود ہے، PCO پر فون کرتے ہوئے دیکھ کر فون نمبر معلوم و ذہن نشین کرتا ہو، اس نے ڈائل کیا ہے اور اسکی گفتگو سے اس شخص کے ساتھ اسکے تعلقات کی نوعیت کو معلوم کریں، حاضر دماغ ہوتا کہ کسی خفیہ ایجنسی پولیس اہلکار کے سامنے ہونے کی صورت میں گھبراہٹ کا احساس دیئے بغیر حاضر دماغی اور بیدار مغزی سے اس کے سوالات کا جوات دے سکے۔

حوصلہ مند،تحمل مزاج ہو: تا کہ دشمن کے علاقے اپنے کام کے دوران خلافِ مزاج پیش آنے والے حالات و واقعات کو حوصلے اور تحمل سے برداشت کرے مثلاً: وہ کافر جس کی ریکی کیلئے کسی مجاہد کی تشکیل وہ اسلام کے متعلق اپنی نفرت کا اظہار کرتا ہے تو ایسے نازک موقع انتہائی صبر و تحمل کی ضرورت ہے تا کہ اسلام کا یہ دشمن اس مجاہد کے پروگرام اور پلان سے قبل از وقت باخبر اور مطلع نہ ہو جائے یا آپ بھکاری اور فقیر کے روپ میں اپنے ہدف اور ٹارگٹ کے سامنے سوالی بن جائیں اور وہ آپکو متکبرانہ انداز سے دھتکار دے یا آپ کو ذلیل کرے اور کہے یہ سب پیشہ ور قسم کے لوگ ہوتے ہیں ہٹے کٹے بیل کی طرح پلے ہوتے ہیں اور دردر بھیک مانگتے ہوئے انکو شرم نہیں آتی تو اس کی یہ ہتک آمیز گفتگو کے ردعمل میں اگر آپ مشتعل ہو کر آپ اپنا اصل روپ ظاہر کریں کہ میں کوئی بھکاری فقیر نہیں بلکہ کھاتے پیتے گھرانے کا چشم و چراغ ہوں تو فوراً آپکا پروگرام یا پلان فیل ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسے موقع پر صبر و تحمل کے ساتھ اپنے Cause and mission کیلئے اس گستاخانہ رویے کو برداشت کیا جاتا ہے۔

قوتِ فیصلہ رکھنے والا: پہلے طے شدہ پلان کے برعکس حالات کو پا کر اسی صورتِ حال سے نمٹنے کیلئے فوری طور پر اس کے متبادل پلان تیار کرنا۔ مثال 1: جیسے حضرت حذیفہؓ جب کفّار کے لشکر میں جاسوسی کیلئے حضورﷺ کی طرف سے بھیجے گئے تو سالار لشکر نے خطرے کو بھانپتے ہوئے ہر آدمی سے اپنے قریبی پڑوسی کی پہچان کیلئے کہا تو قبل اس کے کہ آپؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے کفّار آپ سے دریافت کرتے آپؓ نے فوراً حاضر دماغی اور قوتِ فیصلہ سے کام لیتے ہوئے اپنے دائیں بائیں اور ارد گرد کے کفار سے انکا ہاتھ پکڑ کر پوچھنا شروع کر دیا کہ آپ کون

ہیں تو ان میں سے ایک نے عمرو بن العاص اور دوسرے نے معاویہ بن سفیان بتایا۔

ماہرِ نفسیات، معاملہ فہم ہو: کسی حادثے کے پیش آجانے کی صورت میں اسکے نتائج اور مضرات کو سامنے رکھتے ہوئے اسکو فوری طور پر سلجھانے کو کوشش کرے تاکہ وہ مسئلہ پولیس یا دوسرے سرکاری اداروں تک پہنچنے سے پہلے حل ہو جائے۔

مثال: جیسے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہر ماحول کے اعتبار سے کسی گاڑی یا فرد کا نقصان ہو جائے تو متاثرہ شخص کے ساتھ اس ہی جگہ پر کچھ لے دے کر معاملہ حل کر لے، اگر یہ معاملہ پولیس وغیرہ تک بڑھ گیا تو آپ کی اصلیت کھل جائیگی جو آپ اور آپ کے cause/mission کیلیئے انتہائی خطرناک ہے۔

بہروپیا ہو: اپنے مختلف ٹارگٹوں کو پانے کیلیئے حاصل کرنے کیلیئے پر ماحول کے اعتبار سے اپنی شکل وصورت چال چلن، عادات واطوار، لباس، رہن سہن، زبان ولہجہ کو اس ٹارگٹ اور ماحول کے مطابق مزید برآن مختلف فنون مثلاً: سلائی کڑائی، ریڈیو ٹی وی ٹیکنیشن، گیس بجلی، ویلڈنگ مکینک۔ مثال: مثلاً: کوئی شخص پہلے دہلی کے اندر فقیر کے روپ میں کام کر رہا ہے، پھر اسے ممبئی میں تاجر بنا کر بھیجا جاتا ہے بعد میں گجرات میں سمگلر کے روپ میں جاتا ہے تو ہر حلئے میں اسکا لباس انداز گفتگو اور اس کا لب ولہجہ ماحول اور علاقے کے روپ کے اعتبار سے مختلف ہوگا۔